سوال

(445) روزے میں وصال سے کیا مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وصال کے روزے سے کیا مراد ہے اور کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصال کے روزے سے مراد یہ ہے کہ انسان دو دن افطار نہ کرے اور دو دن متواتر روزے کی حالت میں رہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

«من أَرَادَأَن يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلَ الی السَّحَرِ» (صحيح البخاري، الصوم، باب الوصال الی السحر، ح: ١٩٦٧)

''جو شخص وصال کرنا چاہے، وہ سحری تک وصال کرے۔''

سحری تک وصال جائز ہے، حکم شریعت نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ جلدی افطار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ نے فرمایا:

«لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ» (صحيح البخاري، الصوم، باب تعجیل الافطار، ح: ١٩٥٧ و صحيح مسلم، الصيام، باب فضل السحور، ح: ١٠٩٨)

''لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک جلد افطار کرتے رہیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری تک وصال کو صرف جائز قرار دیا ہے اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں، تو آپ نے فرمایا:

«إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ» (صحيح البخاري، الصوم، باب برکة السحور فی غیر ایجاب، ح: ١٩٢٢)

''یقیناً میں تمہاری ہیئت کی طرح نہیں ہوں میری بات الگ ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ399

[محدث فتویٰ]